

لہذا جسے آپ مسائل کہتے ہیں ، وہ اہم ہیں۔ وہ اس دن تک اہم ہیں جب تک کہ وہ اب اہم نہیں ہیں۔ اور جس دن ان کی کوئی اہمیت نہیں رہے گی وہ دن وہ دن ہوگا جس دن آپ خود ان کے اسباب اور اسباب کو تباہ کرنے اور مسائل کی تباہی مکمل طور پر آپ کی قوت ارادی سے منسلک ہے، آپ کی
 اور مسائل کی تباہی مکمل طور پر آپ کی قوت ارادی کی توانائی کو آپ کی زندگی کے مادی سطح پر لانے کی صلاحیت سے

اور نئی تعلیم میں جو چیز سب سے زیادہ غیبیت ہے وہ یہ ہے کہ انسان کی مرضی وہ نہیں ہے جو ماضی میں تھی۔ ماضی میں ، قدیم نسل میں ، انسان کی مرضی اس کی خود غرض خواہش کی براہ راست پیداوار تھی ، جبکہ
 مستقبل میں ، انسان کی خواہش اس کے مصائب اور روح کی خواہش کے مابین تصادم کی پیداوار ہے جو مصائب کے

 حالات کو قائم کرتی ہے۔

اور جب انسان اپنے اندر اس مصائب کی حد یا ضرورت کو محسوس کرنے کے لئے کافی تکلیف اٹھاتا ہے تو وہ اپنے اندر اس توانائی کو اتار دیتا ہے جو اس کی اپنی مرضی بن جاتی ہے اور اس لمحے ، انسان روح کی مرضی سے فائدہ اٹھاتا ہے اور اسی لمحے وہ ان تمام حالات کو تباہ کرسکتا ہے جو ماضی میں اس کے اندر مسائل پیدا کرنے کا کام کرتے تھے۔

میں آپ کو مشورہ دیتا ہوں کہ آپ کی زندگی کے تمام مسائل ان کے تمام پہلوؤں میں ، ان کے تمام حالات میں ، آپ آپ کے ارتقاء کے لیے، کل کے انسان کے لیے، یہ
 اندر موجود اعلیٰ ذہانت کے ذریعہ پیدا کیے گئے ہیں۔ کھیل بند ہونا چاہیے۔ اس کے اندر موجود ذہانت، جس کی قوت کو وہ نہیں جانتا، اسے اپنے آپ کو متوازن کرنا ہوگا، تاکہ کسی موقع پر، اپنی بڑھتی ہوئی زندگی میں، شعور کی زندگی میں، وہ اپنے دماغ پر روح کی طاقت کو صرف تک کم کر دے۔

اور جب انسان کے پاس کافی رضاکارانہ طاقت، حقیقی قوت ارادی ہوتی ہے، تو وہ اپنے دماغ پر روح کی طاقت کو صفر تک کم کرنے کے قابل ہوتا ہے، اور اسی وقت انسان سپر مین بن جاتا ہے۔

اس وضاحت کے فریم ورک کے اندر، ہم مسائل کے رجحان کو دیکھ سکتے ہیں، اسے تفہیم کے اعلیٰ پیمانے پر لے جا سکتے ہیں، اس معنی میں کہ ہم اس تجربے سے، موقع کے عنصر کو ختم کر سکتے ہیں، اپنے آپ کو اس حقیقت میں ہدایت دے سکتے ہیں کہ اس تجربے میں، جس چیز کی ہمیں کمی تھی وہ اس تکلیف سے پیدا ہونے والی ذہانت تھی جس نے ہمیں اپنی حقیقی مرضی کو جینے سے روکا، کیونکہ ایک بار پھر ہماری مرضی روح اور نفس کے درمیان تصادم کی پیداوار نہیں تھی۔

اور یہ ہدایت، جو آج انسان حاصل کر رہا ہے، سیارہ زمین پر بالکل نئی ہے، کیونکہ اس سے پہلے کبھی بھی کوئی انسان سیارے پر کسی بھی مینڈیٹ کے فریم ورک کے اندر، انسان کے دماغ کے جذبات پر روح کی طاقت کو مکمل طور پر تباہ کرنے کے قابل نہیں رہا ہے، نہ ہی چاہتا تھا، اور نہ ہی چاہتا تھا

اور اسی تجربے میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ انسان کی روح کے جذبات سے خود کو آزاد کرنے کے لیے انسان کو مستقل طور اور جب روح

 اور جب انسان ابدی کے دائرے میں ہوتا ہے،

 کے جذبات کو منتقل کیا گیا تو انسان فانی نہیں بلکہ لافانی تھا۔

 تو وہ روح کے قوانین کے تابع نہیں رہتا ہے، کیونکہ وہ مادے میں خود روح ہے

یہ سمجھنے کی اہمیت کہ آپ کی زندگی میں ایک دن مسائل کو مکمل طور پر روک نا، بے اثر کرنا، تباہ کرنا، جڑ پکڑنے سے روکنا ضروری ہے

اور اپنے روزمرہ کے تجربے کے مسلسل اظہار میں، جہاں ایک لاشعوری تہذیب، لاشعور انسان کے حوالے سے بائیں اور دائیں، جہاں مسائل پیدا ہوتے ہیں، روح کے لیے ایک بہت وسیع علاقہ ہے جس میں آپ، ایک فرد کے طور پر، ایک ذہن بھی رکھتے ہیں، ارادہ بھی رکھتے ہیں، محبت اور ذہانت بھی رکھتے ہیں، آپ کو کسی نہ کسی موقع پر یہ احساس کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے کہ اوپر سے طاقت کو حقیقت کے ذیلی سطحوں میں اترنا ہوگا اور ایک بار پھر ٹوٹنا ہوگا۔ یہ سب، آخری طریقے سے، کرم کی زنجیریں

انسان کو مزید تکلیف نہیں اٹھانی پڑے گی، انسان کو اب کوئی تکلیف نہیں ہوگی، لیکن انسان، جو اب تکلیف نہیں اٹھائے اور یہ

 اس تنازعے میں پہلے سے ہی تکلیف اٹھائے گا جو اس کے اور روح کے درمیان موجود ہونا چاہئے۔

 اس کی روزمرہ کی حقیقت میں یہ اظہار ہے کہ وہ اس چیز کا تجربہ کرے گا جو میں جانتا ہوں۔

اور جن لوگوں نے اس کا تجربہ کیا ہے جو میں جانتا ہوں، انہوں نے جو کچھ میں جانتا ہوں اسے سمجھ لیا ہے اور یہ کیونکہ کل کا انسان اب پانچویں نسل کا نہیں

 محسوس کیا ہے کہ انہوں نے جو کچھ سمجھا ہے وہ کامل ہے۔ لہذا کل کے انسان

 اور روح کے قوانین جو پانچویں نسل پر لاگو ہوتے ہیں وہ اب اس پر لاگو نہیں ہوں گے۔

 کو زندگی کو پرانے انسان سے بالکل مختلف انداز میں سمجھنا چاہیے۔

اور جب میں یہ کہتا ہوں کہ کل کے انسان کو زندگی کو پرانے آدمی سے بالکل مختلف، بالکل نئے طریقے سے سمجھنا تاکہ اپرنٹس شپ میں، منتقلی میں، آج کے انسان کو پیچھے مڑ کر نہ

 تو میرا مطلب بالکل یہی ہے۔

 یا مختلف الفاظ میں، کل کے انسان کو یہ سیکھنا چاہیے کہ پرانے آدمی کی طرف پیچھے مڑ کر نہ

 دیکھنا ہے۔

کل کے انسان کو کل کی زندگی، آج جینا سیکھنا چاہئے، اور آج اپنی زندگی نہیں جینا چاہئے، اس کی بنیاد کل کے مزاج اور کل کے لوگ، جو ان حالات

 پر مبنی ہے۔ اور یہ حالت مطلق ہے اور کل کے انسان کے ذریعہ جینے گی۔

کو گزار چکے ہوں گے اور ان نئے حالات کے قوانین کو سمجھ چکے ہوں گے، ان کے مادی مادے کو امر کرنے کی طاقت

 رکھتے ہوں گے۔

 اگر آپ کے پاس انہیں تباہ کرنے کا وژن ہے تو ، آپ کے پاس پہلے سے ہی ان سے آگے بڑھنے کا وژن ہے۔
اگر آپ کے پاس پہلے سے ہی ان کو تباہ کرنے کا وژن ہے تو ، آپ کے پاس اپنی فطرت سے تجاوز کرنے کا وژن ہے۔
لیکن سب سے پہلے آپ کو اندرونی طور پر دیکھنا ہوگا، کیونکہ یہ وژن ایک نفسیاتی نقطہ نظر نہیں ہے، یہ

 وژن آپ کے اندر ایک طاقتور احساس ہے، اپنے اندر خود مرکوز ہے، جس کا نتیجہ اس حقیقت سے نکلتا ہے کہ، اپنی
زندگی کے کسی موڑ پر، آپ کو پرانی زندگی کی مضحکہ خیزی کا احساس ہوا ہے

اور ایک بار جب آپ کو پرانے طرز زندگی کی مضحکہ خیزی کا احساس ہو جائے گا، تو آپ میرے جیسے، اکیلے، اکیلے،
صرف روح میں ان لوگوں کے ساتھ جڑے رہیں گے جو ایک ہی روح رکھتے ہیں، اور کسی بھی واقعہ کے لئے تیار ہیں،
یعنی کسی بھی ارتعاش کو قبول کرنے کے لئے تیار ہیں، جسے اپنے اندر وہ توانائی پیدا کرنی ہوگی جو پوشیدہ قوتوں کے
ساتھ رابطہ قائم کرنے اور کام کرنے کے لئے ضروری ہے

لہذا آج کے مسائل، ہر دن کے مسائل، آپ کے تصور سے کہیں زیادہ، بہت بڑے ہیں، لیکن اگر آپ نئے قوانین کو نہیں
جانتے ہیں تو وہ بڑے ہیں

اگر آپ نئے قوانین کو نہیں جانتے ہیں جن کی اب کوئی اہمیت نہیں ہے، تو ان سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے، وہ آپ
کے لئے اپنی باقی زندگی گزارنے کے لئے صرف ایک جوڑا، ایک پریشانی ہیں

لیکن اگر آپ نئے قوانین کو جانتے ہیں اور نئے قوانین کو لاگو کرتے ہیں تو ، آپ اپنے ارد گرد زندگی کی تعمیر کے
طریقے کو تباہ کر دیں گے اور آہستہ آہستہ ، آپ بالکل نئی زندگی گزارنا شروع کر دیں گے ، میں نیا نہیں کہتا ، کیونکہ
ایک نئی زندگی وہ ہے جو پرانی زندگی میں بدل گئی ہے۔
 ایک نئی زندگی اور بالکل نئی زندگی میں فرق ہے۔

 ایک بالکل نئی زندگی ایک ایسی زندگی ہے جس کا پرانی زندگی سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔

اور جب انسان ایک بالکل نئی زندگی گزارتا ہے، تو وہ نئی زندگی کو سبسکرائب کرنے سے قاصر ہوتا ہے، کیونکہ دونوں
کے درمیان شکل کے فرق کا وہم پرانی زندگی، نئی زندگی کی طرح عظیم ہے

لیکن جب انسان بالکل نئی زندگی گزارتا ہے، تو وہ بالکل دوسرے وقت میں ہوتا ہے، اور اسے اپنے علاوہ کسی اور چیز
کا کوئی حق نہیں ہے

اور جب انسان کو احساس ہوتا ہے کہ اسے اپنے سوا کسی اور چیز پر کوئی حق نہیں ہے، تو اسے نئی زندگی کے مطلق
حالات کا احساس ہوتا ہے، اور یہ ذہانت اور عقل کے ذریعہ نہیں ہے کہ وہ اس زندگی کو جی سکتا ہے اور اسے سمجھ
سکتا ہے، یہ اس کے اندر کے ارتعاش کے ذریعے ہے، جو اس کے ذہن، اس کے جذبات، اس کی زندگی اور اس کے مواد
کو منظم کرتا ہے

ایک بالکل نئی زندگی ایک بالکل نئی زندگی ہے، یہ ایک ایسی زندگی ہے جو آپ سے متعلق نہیں ہے، یہ ایک ایسی
زندگی ہے جو عمل ہے، یہ نتیجہ ہے، جو آپ کے اندر کی توانائی کا اظہار ہے، جو آپ کے اندر اسے حاصل کرنے کی
طاقت سے طے ہوتا ہے۔ بالکل نئی زندگی میں، انا کو نہ دیکھا جاتا ہے، یا کم سے کم دیکھا جاتا ہے۔ بالکل نئی زندگی
میں ، شخصیت کو محسوس نہیں کیا جاتا ہے ، یا کم سے کم محسوس کیا جاتا ہے۔ بالکل نئی زندگی میں، صرف روح
انا کے ساتھ ہم آہنگی میں موجود ہے، جو شخصیت کے ساتھ ہم آہنگی میں ہے، تاکہ ایک محور تشکیل پاتا ہے، اور اس
محور کے ذریعے اس کرنٹ کی توانائی گزرتی ہے جس میں آپ کو توفیق کیا گیا ہے، اور اسی توانائی سے آپ زندہ
رہتے ہیں۔ یہ وہ توانائی ہے جسے آپ کھاتے ہیں۔ یہ وہ توانائی ہے جسے آپ مادے میں اترنے کے لئے استعمال کرتے
ہیں، خدا کی روح

اور جب بالکل نئی زندگی میں، انسان مادے میں اترتا ہے، خدا کی روح: کوئی بھی روح جو اس کے خلاف ہے، اور کوئی
بھی روح جو اس روح کی روشنی کے خلاف ہے، اس جگہ میں داخل نہیں ہوسکتی ہے جہاں یہ انسان ترقی کرتا ہے اور
ترقی کرتا ہے، کیونکہ یہ خلا ناقابل تسخیر ہے، کیونکہ یہ جگہ روشنی ہے

لہذا میں آپ کو سادہ، روزمرہ کی چیزوں کی وضاحت کر رہا ہوں: میں مسائل کے بارے میں بات کر رہا ہوں، اور میں
آپ کو مسائل کی اہمیت کو سمجھانے کی کوشش کر رہا ہوں، آپ کو ایک نقطہ نظر دینے کی کوشش کر رہا ہوں جو
انسانی نہیں ہے، بلکہ روح کے قانون کی حقیقت کے بارے میں مکمل آگاہی کا نتیجہ ہے

جب میں کہتا ہوں کہ کلہاڑی ڈال دو تو اس کا مطلب ہے مصائب کی وجہ کو تباہ کرنا، یہ اس قانون کے اظہار کا ایک
طریقہ ہے، لیکن بہت سے لوگوں نے شروع سے ہی تجربے کی کمی کی وجہ سے کلہاڑی ڈال کر اپنی انگلی کاٹ لی
ہے، لیکن یہ تجربے کا حصہ ہے، اور تجربے کے ساتھ آپ کلہاڑی ڈالنا سیکھتے ہیں اور کسی کی انگلیاں نہیں کاٹتے ہیں۔

روزمرہ کے مسائل، آپ کے مسائل، وہم ہیں، جو آپ کے
 شعور تخلیقی ہے، تباہ کن نہیں۔ شعور ہم آہنگی ہے۔
اندر کے دماغ کی طرف سے پیدا کیے گئے ہیں، آپ کو اپنے جذبات کے دھارے میں گھسیٹنے کے لئے، اور ٹراؤٹ کی
طرح، آپ اپنا وقت گھومنے پھرنے میں گزارتے ہیں

جب میں کہتا ہوں کہ کل کا انسان خود سے تعلق نہیں رکھے گا، تو میں ایک سب سے بڑی سچائی بول رہا ہوں جو
قدیم انسان کو معلوم نہیں ہے۔ کل کا انسان خود سے تعلق نہیں رکھے گا، اور پہلے ہی آپ کے تجربے میں، آپ نے

ایسے لمحات دیکھے ہیں جب آپ نے محسوس کیا ہے کہ آپ خود سے تعلق نہیں رکھتے ہیں، اور یہ شعور بہت عظیم ہے اور یہ زیادہ سے زیادہ ہوتا جا رہا ہے۔

اور یہ تب ہوتا ہے جب ہم اپنے آپ سے تعلق نہیں رکھتے ہیں کہ ہم اپنے بارے میں اچھا محسوس کرتے ہیں۔ جب تک ہم خود سے تعلق رکھتے ہیں، ہم اپنی جلد سے جڑے ہوئے ہیں، لیکن جب ہم اپنے آپ سے تعلق نہیں رکھتے ہیں، تو ہم اپنے بارے میں اچھا محسوس کرتے ہیں۔ لیکن انا ایسا نہیں چاہتی، کیونکہ انا کو اس بات کو یقینی بنانے کی ضرورت ہے کہ وہ ذہن میں موجود ہے، یہ جذبات میں محسوس کرتا ہے، کہ یہ مواد میں رہتا ہے۔ انا کو اس بات کا یقین کرنے کی ضرورت ہے کہ وہ زندہ ہے۔ بیوی کو اس بات کو یقینی بنانے کی ضرورت ہے کہ اس کا شوہر اس سے محبت کرتا ہے، مرد کو اس بات کا یقین کرنے کی ضرورت ہے کہ اس کی بیوی وفادار ہے۔ ہمیں یقین کرنے کی ضرورت ہے، لیکن یہ سیکورٹی عارضی ہے۔

لیکن جب زندگی میں دو ہستیاں رہتی ہیں اور ایک اس کا اپنا نہیں ہوتا اور دوسرا اس کا نہیں ہوتا، نہ ہی ایک دوسرے کا ہوتا ہے، اور جب کوئی مرد اپنی بیوی کا نہیں رہتا اور اس کی بیوی اس کی نہیں رہتی ہے، تو اس کے پاس ملکیت ہے۔ جب بچے اب ہمارے نہیں ہیں، تو ہم قبضے کے درد کو برداشت نہیں کرتے ہیں۔

جس چیز کو الفاظ میں جو کچھ کہتا ہوں وہ ارتعاش میں ہے، نہ کہ نفسیاتی طور پر سمجھنے کے انداز میں۔ جس چیز کو الفاظ میں بیان کرنا آسان ہے وہ شکل ہے۔ میں بیان کرنا مشکل ہے وہ ارتعاش کی حقیقت ہے۔

یہی وجہ ہے کہ میں جو کہنا چاہتا ہوں وہ کبھی نہیں ہوتا، یہ وہ ہے جو میں نہیں کہہ سکتا کہ میں کہنا چاہتا ہوں، لیکن میرے پاس یہ کہنے کی طاقت ہے، کیونکہ میرے پاس ارتعاش کی طاقت ہے۔ لہذا شکل میں چھلانگ لگانے اور اپنی

سب کچھ کہا جا سکتا ہے، یہاں تک کہ جو کچھ سمجھا نہیں جا سکتا ہے، یہ صرف ایک خاص طریقے سے کہنے کا سوال ہے۔ اور میں چاہتا ہوں کہ ایک دن تم سب اپنے آپ سے تعلق نہ رکھو، اب اپنے آپ کو محسوس نہ کرو، اب اپنے آپ کو نہ دیکھو، اب نہ جانو کہ تمہارا "میں" کیا ہے، اب یہ نہ جانو کہ تمہاری "انا" کیا ہے، میں آپ کو لیکن جب تک وہ دن نہیں آتا، جان لیں کہ آپ آہستہ آہستہ اس کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ یہ سب چاہتا ہوں۔ اور سالوں سے میں آپ کو جو کچھ بھی بتاتا ہوں وہ آپ کو اس حقیقت کی باریکیوں کو بہتر اور بہتر طور پر سمجھنے کا کام کرے گا۔

ہمیں یہ تاثر حاصل ہے کہ ہماری زندگی کے کسی بھی لمحے ہم اپنی زندگی میں کہیں نہ کہیں اپنے آپ کو قائم کر سکتے ہیں، کہ یہ تاثر اتنا مضبوط ہے کہ یہ ہمارے اندر ایک توانائی، ایک جذبہ پیدا کرتا ہے، اور یہ جذبہ خود بخود انسان دنیا کی بہترین وجوہات کی بناء پر ہر روز اپنے آپ کو قید کرتا ہے۔ خوش ہمیں قید کر لیتا ہے۔ حیرت انگیز، انسان کا قسمتی سے سقراط نے جو کچھ کہا اس کے برعکس انسان اپنے آپ کو نہیں جان سکتا۔ فلسفہ۔ حیرت انگیز، فلسفے، کیونکہ وہ انسان کو وہاں تک پہنچنے کے اوزار دینے بغیر، اس کی امید دینے میں کامیاب رہے ہیں کہ اسے کیا بننا چاہئے۔

فلسفہ ٹھیک ہے، کیونکہ یہ آپ کو دوسرا دینے کے لئے ایک دانت نکالتا ہے، لیکن شعور اس سے بھی بہتر ہے، کیونکہ یہ دونوں دانت نکالتا ہے اور آپ کے پاس کوئی نہیں بچا ہے۔

لہذا مدت کے اختتام کے لئے، میں یہ وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ کس طرح انسان اس کا احساس کیے بغیر اپنے آپ کو نقصان پہنچاتا ہے۔

سب سے پہلے، انسان اپنے آپ کو نقصان پہنچاتا ہے، کیونکہ وہ اپنے آپ کو سمجھنے کی کوشش کرتا ہے۔ اپنے آپ کو سمجھنے کی کوشش میں وہ خود کو سمجھنے کی تراکیب تلاش کرنے کی کوشش کرتا ہے اور اپنے آپ کو سمجھنے کی چالیں دریافت کرنے میں وہ خود کو سمجھنے میں الجھ جاتا ہے، تاکہ وہ خود کو کبھی سمجھنے میں کامیاب نہ ہو سکے۔

خود کو سمجھنا انسان کی طرف سے ایک منطقی کوشش ہے۔ یہ ایک ایسی کوشش ہے جسے انسان کے اسکولوں میں قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ یہ ایک ایسی کوشش ہے جسے انسان کے معاشرے میں قابل ستائش سمجھا جاتا ہے، لیکن یہ ایک ایسی کوشش ہے جو مسلسل جزوی ناکامی کی حقیقت میں، یہ ایک ناممکن کوشش ہے۔ طرف لے جاتی ہے، کیونکہ انسان، اپنے آپ کو سمجھنے کی کوشش میں، خود کو غلط معلومات دینے کے عمل میں، اور اپنے آپ کو غلط معلومات دینے میں، وہ اپنے بارے میں ایک اور وہم پیدا کرتا ہے، وغیرہ۔

انسان کو اپنے آپ کو جاننے کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے دماغ کو اپنے ساتھ نہ جوڑنا سیکھے، اور جب وہ یہ سیکھ لیتا ہے، تو وہ خود کے خلاف رد عمل ظاہر کرنا شروع کر دیتا ہے، کیونکہ وہ یہ دیکھنا شروع کر دیتا ہے کہ جہاں اس نے خود کو سمجھنے کی کوشش کی، وہ نہیں کر سکا۔ اب اپنے دماغ کو اپنے ساتھ نہ جوڑ کر وہ خود کو اپنی جہالت میں دیکھنا شروع کر دیتا ہے۔

اور آہستہ آہستہ، اپنے دماغ کو اپنے ساتھ نہ جوڑ کر، وہ خود کو اپنی جہالت میں زیادہ سے زیادہ دیکھتا ہے، اور وقت کے ساتھ ساتھ اسے احساس ہونے لگتا ہے کہ اس میں کیا کمی ہے۔ لیکن اس موقع پر، اگر وہ اس چیز کو سنجیدگی سے لیتا ہے جو اس میں کمی ہے، تو وہ دوبارہ وہی کھیل شروع کرتا ہے، لیکن اپنی ذاتی تلاش کے بعد کے مرحلے میں۔

انسان کے نئے فارمولے میں، اسے اپنے دماغ کو اپنے ساتھ جوڑنا نہیں سیکھنا چاہئے، بلکہ اپنی زندگی گزارنا اور مشاہدہ کرنا چاہئے کہ وہ جو کچھ بھی کرتا ہے وہ اس تجربے کا حصہ ہے جو اس کے ارتعاش کو تبدیل کرنے کے لئے جینا ضروری ہے۔ اگر وہ باخبر ہو جائے، اگر وہ دیوار کے دوسری طرف سے آگاہ ہو، جس کا اس کی روزمرہ زندگی پر اثر پڑتا ہے، تو اس وقت وہ اپنے دماغ کو ریک کرنے کی کوشش نہیں کرے گا، وہ اپنی حماقتوں، اپنی غلطیوں کو زندہ رکھے گا، اور یہ غلطیاں آہستہ آہستہ کم ہو جائیں گی۔

مسز ایکس ایک انتہائی جذباتی قسم کی عورت، میں پیچھے کونے میں بیٹھی خاتون مسز ایکس کی مثال لوں گا۔ ایک عورت جو طویل عرصے سے اپنی حالت کو بہتر بنانے، اپنی اندرونی حالت کو بہتر بنانے، اپنی اندرونی حالت کو سمجھنے کی کوشش کر رہی ہے۔

وہ وہاں پہنچنے کے لئے مختلف طریقوں کی تلاش میں تھی، لیکن چونکہ اس کا جذبہ بہت طاقتور تھا، ہر بار جب وہ آگے بڑھتی تھی، تو اسے ایسا لگتا تھا کہ وہ پیچھے کی طرف بڑھ رہی ہے، کیونکہ ہر بار جب وہ آگے بڑھتی تھی، تو اسے ایسا محسوس ہوتا تھا کہ وہ بالکل آگے نہیں بڑھی ہے۔

اور پھر بھی جب بھی آگے بڑھتے ہیں، ہم آگے بڑھتے ہیں۔ ہم زندگی میں کبھی پیچھے نہیں جاتے، یہ انا کا وہم ہے۔ ہم ہمیشہ زندگی میں آگے بڑھتے ہیں، لیکن ہوتا یہ ہے کہ ہم اتنی تیزی سے آگے نہیں بڑھتے جتنی ہم چاہتے ہیں۔ ہم اتنی تیزی سے آگے نہیں بڑھتے جتنی تیزی سے آگے نہیں بڑھ رہے ہیں، اور پھر وہ ہم میں سے باقی لوگوں کے مقابلے میں زیادہ تیزی سے آگے نہیں بڑھتے ہیں۔ لہذا دوسرے ہمیشہ ہم میں سے باقی لوگوں کے مقابلے میں تیزی سے آگے بڑھتے ہیں، اور ہم میں سے باقی ہمیشہ دوسروں کے مقابلے میں آہستہ آہستہ آگے بڑھتے ہیں، یہ انا کا وہم ہے۔

لہذا عورت صرف اپنی رفتار سے آگے بڑھتی ہے، وہ رفتار جو ممکنہ طور پر اس کے لیے بہترین ہے، وہ رفتار جو اس کے لیے اتنی تیزی سے آگے بڑھنے کا سوال نہیں ہے۔ جذباتی توازن کے لیے، اس کے ذہنی توازن کے لیے بہترین ہے۔ آپ اپنی روح کو توڑ دیں، یہ صرف آگے بڑھنے کا سوال ہے۔

لہذا، اگر آپ کے لئے، آگے بڑھنے میں ایک خاص تال ہے، تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ، آپ کے لئے، آگے بڑھنا کسی اور کے مقابلے میں سست ہے، کیونکہ جو چیز ترقی کی تال کی پیمائش کرتی ہے، وہ رفتار نہیں ہے جس کے ساتھ آپ ایک ریاست سے دوسری حالت میں جاتے ہیں، بلکہ وہ صلاحیت ہے جس کے ساتھ آپ کو خوش رہنا ہے، اپنے بارے میں اچھا محسوس کرنا ہے۔ جتنی بار آپ اپنے بارے میں اچھا محسوس کرتے ہیں، جتنا زیادہ آپ آگے بڑھتے ہیں، اور یہاں اتنی ہی زیادہ بار آپ اپنے بارے میں اچھا محسوس کرتے ہیں، اتنا ہی زیادہ آپ آگے بڑھتے ہیں۔ انگوٹھے کا اصول ہے: جتنا زیادہ آپ اپنے بارے میں اچھا محسوس کریں گے، اتنا ہی آپ آگے جائیں گے۔ دوسرے لفظوں میں، جتنا زیادہ آپ اپنے بارے میں اچھا محسوس کرتے ہیں، اتنا ہی آپ آگے بڑھ گئے ہیں۔

یہ اور انسان کے لئے یہ سمجھنا ضروری ہے کہ اسے اب اپنے آپ کو جاننے کی کوشش نہیں کرنی چاہئے۔ یہ ایک اہم موڑ ہے، جس کی وجہ سے وہ بالآخر اور مؤثر طریقے سے انسان کی سوچ میں ایک بہت بڑا انقلاب ہے۔ اسے اپنے آپ کو اس سے بالکل مختلف انداز میں دیکھنے کی طرف لے جاتا ہے جس طرح اس نے خود کو پہلے دیکھا تھا۔

اس سے پہلے، وہ خود کو تبدیل کرنے کی ذاتی کوشش کے ساتھ دیکھتا تھا جس کی وجہ سے کبھی کچھ نہیں ہوا، اور اب اسے خود کو تبدیل کرنے کی ذاتی کوشش کے بغیر دیکھنا پڑتا ہے جو کسی چیز کی طرف لے جاتا ہے - یہ نئی ہدایت کی کلید ہے۔

ایک آدمی جو یہ سمجھتا ہے کہ اسے اپنے دماغ کو ریک کرنے کی ضرورت نہیں ہے وہ پہلے سے ہی ایک عقلمند آدمی وہ عقلمند ہے کیونکہ اس نے پہلے ہی خود کو تلاش کرنے کے لئے انا کی عظیم مہم جوئی کو ایک طرف سے رکھ دیا ہے، جو انا کی ایک فکری مہم جوئی ہے، جس کی وکالت قدیم وں نے کی تھی اور سقراط، یونانیوں نے میرے پاس یونانیوں کے خلاف کچھ بھی نہیں ہے، لیکن وہ مغربی انسان کے فلسفے کی فہرست میں لکھا تھا۔ انسان کی فکری اور فلسفیانہ ترقی کی ابتدا میں تھے۔ اس نے ان کے مقصد کی خدمت کی، لیکن آج مقصد کھو گیا ہے۔

اور ایک انسان کو ایک بار پھر اٹلانٹین بننا ہوگا، لیکن ایک ترقی یافتہ ذہنی جسم کے ساتھ اٹلانٹین بننا ہوگا۔ بار جب ہم اس بات کو پختہ طور پر سمجھ لیتے ہیں: اپنے آپ کو پیٹنا نہیں، تو ہم سانس لینا شروع کر دیتے ہیں۔ یہ بہت آسان ہے، یہ احمقانہ ہے، لیکن بات جاننے کی تھی۔

یہ آپ بنی نوع انسان کی عظیم ایجادات کو دیکھتے ہیں اور ہمیشہ کہتے ہیں: یہ جاننے کی بات تھی۔ ہمیشہ ایک ہی چیز ہے۔ اور انسانی تجربے کے ہر شعبے میں، یہ ہمیشہ جاننے کے بارے میں ہے۔

لیکن یہ کہاں سے آتا ہے؟

یہ ہمیشہ اوپر سے آتا ہے، اور آپ اسے اس وقت تک نہیں جانتے جب تک کہ یہ وقت نہ ہو۔ اب وقت آ گیا ہے، اور یہ تیزی سے چل رہا ہے۔

مادی سطح پر انا کے سب سے بڑے انعامات میں سے ایک یہ احساس ہے کہ جس چیز نے اسے پہلے الجھن میں ڈال کچھ لوگ اندر سے سمجھ سکتے ہیں، کیونکہ جب انا روح کی دیا تھا وہ اب اسے الجھن میں نہیں ڈال سکتی۔ سادگی کو سمجھنے کے لئے اپنے تجربے میں کافی حد تک باخبر اور اپنے تجربات میں کافی حساس ہوتی ہے، تو وہ اس

لمحے سے، زندگی کے بارے میں اپنے تصور کو مکمل طور پر تبدیل کرنے اور بالکل مختلف طریقے سے جاننے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ جہاں اس نے عیب دیکھا، وہ خوبی دیکھتا ہے، اور جہاں اس نے خوبی دیکھی، وہاں اسے کچھ نظر نہیں آتا۔

میں اس پر واپس آتا ہوں: جہاں اس نے نقص دیکھا، وہ معیار دیکھتا ہے، اور جہاں اس نے معیار دیکھا، وہاں اسے کچھ نظر نہیں آتا، کیونکہ نقص سے معیار کی طرف، غیر جانبداری کی طرف پیش رفت ہوتی ہے۔ اور آپ میں سے کچھ یہ بھی سمجھتے ہیں۔

اور جب انا عیب کے وہم کو ختم کرنے میں کامیاب ہو جاتی ہے، تو وہ معیار کے وہم کو سمجھنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے، اور وہ پہلے ہی خود غیر جانبداری کی راہ پر گامزن ہوتا ہے، اور اس وقت وہ اپنے آپ سے پریشان نہیں ہوتا ہے۔ وہاں، اسے احساس ہونے لگتا ہے کہ وہ ہوشیار ہے، لیکن اسے یہ احساس نہیں ہوتا کہ وہ اپنے روحانی غرور کے ذریعہ ہوشیار ہے، لیکن اسے احساس ہوتا ہے کہ وہ اپنے سپریمینٹل شعور کے ذریعے ہوشیار ہے۔

اور پھر، وہ اس بات کا یقین کرنا شروع کر دیتا ہے کہ وہ ہوشیار ہے، پھر ایک انا جو اس بات کا یقین کرنے لگتی ہے کہ وہ ہوشیار ہے، وہ بہت ہوشیار ہونا شروع کر دیتا ہے۔ کچھ ایسے ہیں جو سمجھتے ہیں کہ میرا کیا مطلب ہے

خود کی تلاش کو ختم کرنے کے لئے انا کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس احساس کا تجربہ کرے، کیونکہ خود کو تلاش کرنا تکلیف دہ ہے، اور یہ جاننا اتنا آسان ہے کہ آپ کو اپنے آپ کو تلاش کرنے کی ضرورت نہیں ہے، کہ آپ کو صرف وہی جینا ہے جو آپ ہیں، اور یہ دیکھنے کے لئے کہ آپ جو ہیں وہ تبدیلی کے عمل میں ہے، تبدیلی کی

ایک بار جب آپ اسے دیکھتے ہیں تو، آپ کے پاس اس بات کا ثبوت ہوتا ہے کہ آپ جو کچھ تھے، اپنی اندرونی جس طرح ماضی میں آپ میں
جستجو میں، آپ کی اگلی ترقی میں آج جو کچھ ہیں اس کے لئے ضروری تھا۔
سے کچھ لوگ اپنے آپ کو ٹیڑھا سمجھتے تھے، آج آپ خود کو زیادہ سے زیادہ سیدھا محسوس کرتے ہیں۔

تو پھر کیا ہوتا ہے؟ انا، جسے تجربے کے آغاز میں اس طرح کی ہدایت دی جاتی ہے، اس ہدایت کی سچائی کے مطالعہ کا شکار ہے:

کیا یہ ہو سکتا ہے کہ میں اتنا ہوشیار ہوں؟ کیا اتنا ہوشیار ہونا ممکن ہے؟ کیا یہ محسوس کرنا ممکن ہے کہ آپ سوراخ میں ہیں؟ کیا یہ محسوس کرنا ممکن ہے کہ آپ صحیح ہیں اور پھر آپ صحیح ہیں؟

دوسرا سوال، اچانک یہ غلط ہے، اچانک یہ عارضی ہے، اچانک یہ ایک وہم ہے، اچانک یہ ایک وہم ہے، اچانک یہ ایک تجویز ہے

لہذا انا دونوں سوالوں کا شکار ہے۔ آخر کار کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ یہ وہی ہے جو یہ ہے، اور اس کے لئے پیمائش کا واحد اصول یہ ہے کہ اپنے بارے میں اچھا محسوس کریں۔ لیکن یہ جاننے کا سوال تھا، اور انا خود ہی یہ نہیں جان سکتی، کیونکہ انا اپنے آپ کو یا اپنی شخصیت کے معیار کو بہتر بنانے کے لئے ایک پیمانہ، ایک آل تلاش کر رہی ہے، اور انا اسے اپنے طور پر تلاش نہیں کر سکتی کیونکہ انا جھوٹ کے قانون کے تابع ہے، تمام رکاوٹوں کے باوجود، اپنے بارے میں اس حقیقت سے کہ وہ سوچتا ہے، یا کسی اور سطح کے حوالے سے جو صرف ایک بات کو اپنے
پہیوں میں ڈالنا چاہتا ہے، تاکہ اسے ترقی پذیر بنایا جا سکے۔

لہذا انا کو ایک اور انا تک رسائی حاصل کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے، جس کے پاس طاقت کا استحقاق ہے، یہ جاننے اور یہ دوسری انا، جس کے پاس یہ استحقاق ہے، ارتعاش کے ذریعے، قبول کرنے
کی سائنس جو وہ جانتا ہے۔
والی انا میں اتنی توانائی پیدا کر سکتی ہے، کہ مؤخر الذکر، وجہ سے، سپریمینٹل شعور کی اس نئی تشکیل سے انکار
کرنے سے قاصر ہو جائے۔

یہی وجہ ہے کہ اکثر جب میں آپ سے بات کرتا ہوں تو آپ کے خیالات متحرک ہونا بند ہو جاتے ہیں اور آپ کو وہ اور جب انا سوچتی ہے کہ وہ ذہن میں خالی کیوں ہے، وہ سوال کیوں
کچھ مل جاتا ہے جو میں کہتا ہوں۔
نہیں پوچھ سکتا، کیوں کچھ ذہن میں نہیں آتا، جب دو گھنٹے پہلے، اس کے ذہن میں بہت سے سوالات آتے ہیں، تو اس
کا جواب موجود ہے۔

وائبریشن وصول کنندہ کے دماغی جسم کو بے اثر کر دیتا ہے، اور پھر کام شروع ہوتا ہے، اور انا آخر کار اس چیز کو مکمل طور پر ختم کرنا شروع کر سکتی ہے جو وہ پہلے، سالوں سے، منظم کرنے کی کوشش کر رہا تھا، یعنی اس کی اپنی ذاتی صورتحال، لیکن یہ کچھ بھی نہ کرنے اور صرف توانائی حاصل کرنے کے ذریعے اسے کمزور کر دیتا ہے

اگر ہم اپنے آپ کو بہتر بنانا چاہتے ہیں تو یہ انا کے ذریعے ہوتا ہے۔ اگر ہم اپنے آپ کو روحانی بنانے کی کوشش کرتے ہیں، تو یہ انا کے ذریعے ہے۔ اگر ہم اپنے آپ کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں، تو یہ انا کے ذریعے ہے

اگر آپ کچھ بھی تلاش کرنا نہیں سیکھتے، اپنی زندگی ان حالات میں گزارنا سیکھتے ہیں جو آپ کے مطابق ہیں، تو انا اور آج جس چیز کی عکاسی ہوتی ہے وہ شعور کی
خود اس بات کا عکاس بن جاتی ہے کہ وہ کل کیا ہوگا۔
گرفت میں آ جاتی ہے اور کل، ایک مہینے میں، دو ماہ میں، ایک اور ارتعاش میں جو انا حاصل کرے گی اور جو اسے
ایک اور انا یا زیادہ لطیف انا، زیادہ شعوری انا، زیادہ متوازن انا، ایک دانشمندانہ انا، زیادہ مستحکم انا بنا دے گی۔

اگر میں تم سے کہوں کہ اپنے آپ کو ویسے ہی لے لو جیسے تم ہو، اور میں مسٹر سے بات کر رہا ہوں۔

آپ کی بے ہوشی آپ کو آپ کی حقیقی عظمت کو جاننے **
** ایکس، اپنے آپ کو ویسے ہی لیں جیسے آپ ہیں۔
اگر دنیا میں کوئی اور ہے جو آپ کی حقیقی عظمت کو دیکھ سکتا ہے تو آپ کو اپنے بارے **
** سے روکتی ہے۔
میں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے، آپ کو صرف اپنی سمت میں جانا ہے